

قوموں کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی۔ تحریک خلافت کے آخری دور میں بر صیر میں جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات ہونے لگے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لیے کئی کانفرنسیں ہوئیں لیکن بے سودا اور یہ بات واضح ہو گئی کہ کاگریں ہاوس مسلم ریک کے راستے الگ الگ ہیں "پاکستان ناگزیر تھا" میں سید حسن زریاض نے بیان لکھنؤ کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"لکھنؤ پیکٹ مسٹر جناح کی معاملہ فہمی، الجھے ہوئے معاملات کو سمجھانے کی صلاحیت اور بدگمان فریقوں کے درمیان انہام و تفہیم کی قابلیت کا ایسا شاہکار ہے جو بس ایک ہی دفعہ ظہور میں آسکا۔"

تاریخ کے چہرے سے پردہ انعاماتے ہی یہ عیاں ہو جاتا ہے

القوموں کی بہاروں کا منظر کیوں وقہ خزاں ہو جاتا ہے

س۔ 6۔ تحریک خلافت پرنوٹ لکھیں۔

جواب: 1857ء میں خلافت کا منصب عباسی خاندان سے عثمانی خاندان میں منتقل ہو گیا۔ خلافت کا مرکز بھی مصر سے ترکی منتقل کر دیا گیا۔ ترکی میں اسلامی خلافت قائم تھی۔ بر صیر کے مسلمان خلافت کو اتحاد عالم اسلام کی علامت سمجھتے تھے اس لیے وہ ترکی کے سلطان کو بڑی عقیدت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اسے پوری دنیا نے اسلام کا دینی اور روحاںی پیشوائگی کرتے تھے۔ طرابلس اور بیتلان کی جنگوں میں انگریزوں نے ترکی کے دشمنوں کی امداد و حمایت کی۔ 1914ء میں جب مہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو ترکی نے برطانیہ اور اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ عظیم میں جب ترکی اور اس کے ساتھیوں کو کلکست ہوئی تو بیان نے برطانیہ کی شہ پرانی فوجیں سرنا کے علاقوں میں اتار دیں۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ برطانیہ اور اس کے حليف مسلمانوں کے مقامات مجبور کو برقرار نہیں رکھیں گے۔

خلافت کمیٹی کا قیام:

ترکی کے مستقبل اور مقدس مقامات کی حفاظت کے لیے اجتماعی اندام کی ضرورت پیش کی گئی۔ لہدہ 15 جولائی 1919ء کو آل اٹھیا خلافت کمیٹی قائم کی گئی۔

تحریک خلافت کے بانی اراکین:

جن مسلم زعماء نے اس کمیٹی کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا ان میں مولانا عبدالباری ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری، چوہدری محمد علی، مولانا شوکت علی، عیسیٰ محمد جمل، سید نوح حصانی اور ممتاز حسین کے نام قابل ذکر ہیں۔ کاگریں نے بھی تحریک خلافت میں بڑھ پڑھ کر حصہ لیا۔ کاگریں کی طرف سے مسٹر گاندی، ابوالکلام آزاد اور موتی لال نہرو وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

تحریک خلافت کے مقاصد:

- (i) مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی تحویل میں رہیں اور عرب میں انگریزوں کا مغل دخل ختم کیا جائے۔
- (ii) خلافت عثمانیہ کو برقرار رکھا جائے۔
- (iii) ترکی کی سلطنت کی حدود و عیار بنے دی جائیں جو جنگ سے پہلے تھیں۔

خلافت کا انفرنس کا انعقاد:

آل انڈیا خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام ہبھی خلافت کا انفرنس فضل الحق کی زیر صدارت دہلی میں منعقد ہوئی اس کا انفرنس میں گاندھی جی کے علاوہ پنڈت موہن لال نہر و اور مدن موہن والوی نے بھی شرکت کی۔ کا انفرنس میں مسلمانوں کے مقامات مقدسے پر اتحادی فوجوں کے انسانیت سوز اقدامات کی شدید نہادت کی گئی۔ کا انفرنس کے اختتام پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس کی رو سے طے پایا کہ مسلمان جشن فتح میں شرکت نہیں کریں گے اور اگر حکومت برطانیہ نے خلافت کے تحفظ پر غورہ کیا تو مسلمان عدم تعاون کی تحریک شروع کریں گے۔

وفود کی تشكیل:

خلافت کمیٹی نے اپنے مطالبات انگریزوں تک پہنچانے کے لیے دو وفود تشكیل دیے۔

پہلا وفد:

ڈاکٹر عمار انصاری کی قیادت میں پہلا وفد اسرائیل ہند لارڈ جیس فورڈ سے ملائکر مطالبات تسلیم نہ کیے گئے۔

دوسرہ وفد:

جنوری 1920ء میں خلافت کا انفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ مسئلہ خلافت اور جزریہ العرب کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات پیش کرنے کے لیے ایک وفد انگلستان روانہ کیا جائے۔ لہذا مارچ 1920ء میں مولانا محمد علی جوہر کی قیادت میں وفد خلافت انگلستان روانہ ہو گیا۔ اس میں حسن محمد حیات سید حسین اور سید سلیمان ندوی بھی شامل تھے انگلستان میں مولوی ابوالقاسم مشیر حسین قبدوالی اور محمد شعیب قریشی بھی اس وفد میں شامل ہو گئے۔

وفود کی ناکامی:

17 مارچ 1920ء کو وفد نے برطانیہ کے وزیر اعظم لاٹڈ جارج سے ملاقات کی۔ مولانا محمد علی جوہر نے وزیر اعظم کو مسلمانان ہند کے جذبات و احساسات سے آگاہ کیا اور بڑی جرأت و پیارکی سے دلائل دیے۔ جب وفد خلافت نے ترکی سے انصاف کا مطالبہ کیا تو ترک ڈیمن و وزیر اعظم نے نہایت ڈھنائی سے جواب دیا: ”آسٹریا سے انصاف ہو چکا جنمی سے انصاف ہو چکا۔ خاصا خوفناک انصاف تو ترکی اس سے کیوں نہیں۔“ خلافت کمیٹی نے وزیر اعظم برطانیہ کے مابین کن جواب پر ہندوستان میں یوم سیاہ منایا۔ ہر تالیں کیں۔ مسلمانوں نے روزے رکھے اور دعا میں مانگیں۔

تم ہی قاتل، تم ہی مجرم، تم ہی منصف ٹھہرے
اقربا میرے کریں کریں خون کا دعوی کس پر؟

معاہدہ سیبورے:

انگلی وفد خلافت انگلستان میں ہی تھا کہ 14 مئی 1920ء کو اتحادیوں نے ہیرس میں معاهدہ سیبورے کی شرائط کا اعلان کر دیا۔ اس معاهدے کی رو سے عظیم الشان اسلامی سلطنت خلافت ختنائی کو پارہ پارہ کر کے چھوٹی چھوٹی غیر مفید ریاستوں میں تقسیم کر دیا گیا ترکی کے تمام بیرونی مقبوضات جیسیں لیے گئے، استنبول کو میں الاقوای شہر قرار دے دیا گیا۔ آرمینیہ کو آزاد یوسائی ریاست بنادیا گیا فلسطین، عراق اور اردن کو برطانیہ اور شام کو فرانس کی تحويل میں دے دیا گیا۔

تحریک عدم تعاون اور تحریک توک موالات:

مئی 1920ء میں خلافت کمیٹی نے عدم تعاون کی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ کانگریس نے بھی ستمبر میں کلکتہ کے اجلاس میں عدم تعاون کی قرارداد منظور کی۔ جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کی سفارش کی گئی:

- (i) حکومت برطانیہ کے عطا کردہ خطابات اور تمغے والوں کو رد یہے جائیں۔
- (ii) سرکاری ملازمتوں سے علیحدگی اختیار کی جائے۔
- (iii) عدالتوں کا بایکاٹ کیا جائے۔
- (iv) سرکاری سکولوں اور کالجوں کا بایکاٹ کیا جائے۔
- (v) پرانی بیٹ تعلیمی ادارے اور مدارس حکومت سے مالی امداد لیتا بند کر دیں بصورت دیگر طلباء ایسے اداروں کا بایکاٹ کریں۔
- (vi) فوجی ملازمت سے علیحدگی اختیار کی جائے۔
- (vii) ٹکیں دینے سے انکار کر دیں۔
- (viii) گرفتاریاں پیش کی جائیں اور حکومت کے خلاف ہر سڑک پر احتجاج کیا جائے۔
- (ix) گاندھی نے تحریک عدم تعاون کو زیادہ موثر بنانے کے لیے سودی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا۔ یعنی غیر ملکی اشیاء کا بایکاٹ کیا جائے۔

ترکوں کی مالی امداد:

بر صغیر کے مسلمانوں نے ترک مسلمانوں کی بڑھ چڑھ کر مالی امداد کی ترک فوجوں کی مرہم پیش کیلئے ڈاکٹر زہر نے میں اور ہیرامیڈ یکل شاف کو ترکی بھیجا گیا۔

مسلم پرلیس کا کردار:

تحریک خلافت کو کامیاب بنانے کے لئے مسلم پرلیس نے بھرپور کردار ادا کیا۔ مولانا آزاد، مولانا ظفر علی خان، مولانا محمد علی جوہر اخبارات نکalte تھے۔ انہوں نے تحریک خلافت کے جلوسوں کو بھرپور طریقے سے اخبارات میں شائع کیا۔ جس کی وجہ سے تحریک کو بہت فائدہ پہنچا گرمان اخبارات کے خلاف حکومت نے سخت ایکشن لیا اور ان اخبارات پر پابندی لگادی۔

بولیں اماں محمد علی کی
جان پیٹا خلافت پر دے دو

تحریک بھرت:

تحریک خلافت کے دوران مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد اور ریسٹریڈ ہم خیال علماء نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر مسلمانوں کو افغانستان کی طرف بھرت کرنے کا مشورہ دیا۔ اس ائمیں پرمذہبی جوش و خروش میں ہزاروں مسلمانوں نے اپنی الماک مال و متاع اور جائیدادوں کو اونے پونے نجع کر پشاور کے راستے افغانستان کا ریخ کیا۔ صرف اگست 1920ء میں پنجاب، سندھ اور سرحد کے صوبوں سے تقریباً

امارہ ہزار مسلمانوں نے افغانستان کی طرف ہجرت کی۔ افغانستان اقتصادی لحاظ سے ایک غریب اور پسمندہ ملک تھا، مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد کی کفالت اس کے لیے ممکن نہیں تھی اس لیے حکومت افغانستان نے انہی سرحدیں بند کر دیں۔ مہاجرین کو مجبوراً واپس لوٹا پڑا۔ ہزاروں افراد اس کے دوران تتمہ اجل بن گئے۔ جو طن والوں و کچنے میں کامیاب ہوئے انھیں شدید مالی مشکلات سے دو چار ہوتا پڑا۔ تحریک ہجرت ایک جذباتی اور غیردانشمند انہوں نے تحریک تھی۔

مولانا بغاوت:

تحریک خلافت کے دوران عرب نژاد مولپوس نے بھی سرگرم حصہ لیا۔ ملکہر مالا بار نے تحریک کو دبائے کے لیے بیٹھے خود یعقوب حسن اور دیگر لیڈروں کی گرفتاری کا حکم دے دیا جس پر مولپوس نے شدید احتجاج کیا۔ پولیس نے پرانی شہریوں پر فائزگ کر کے چار سو مولپوس کو شہید کر دیا اس پر مولپوس نے مشتعل ہو کر اگست 1921ء میں وسیع پیارے پر بغاوت پا کر دی اور سرکاری افسران کو قتل کیا جانے لگا، پھر یاں اکھاڑ دیں اور شراب کی دکانوں کو آگ لگادی۔

سول نافرمانی کی تحریک:

8 جولائی 1921ء کو خلافت کا نفرنس کراچی میں فیصلہ کیا گیا کہ تحریک خلافت کو مزید آگے بڑھانے کے لیے ملک میں سول نافرمانی شروع کی جائے۔ ستمبر 1921ء میں حکومت نے علی برادران کو گرفتار کر لیا۔ ان حالات میں مسٹر گاندھی کو تحریک کاڈیکٹیشن بنا دیا گیا۔

واقعہ چوراچوری اور گاندھی کی تحریک سے علیحدگی:

واقعہ چوراچوری 5 فروری 1922ء کو پولیس نے یو۔ پی کے ایک گاؤں چوراچوری میں مظاہرین کے ایک جلوں پر فائزگ کر دی مظاہرین نے مشتعل ہو کر تھانے کو آگ لگادی جس سے انہیں سپاہی جل کر مر گئے۔ اس پر مسٹر گاندھی نے یہ بہانہ بنا کہ ”تحریک عدم تشدد کے اصولوں سے مخالف ہو گئی ہے“ مسلمانوں سے مشورہ کیے بغیر عدم تعاون کی تحریک کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ گاندھی کے اس غیر متوقع فیصلے سے مسلمانوں کو بہت دلکھ پہنچا۔ ان واقعات کے باوجود ہندوستان میں تحریک خلافت جاری رہی۔

معاہدہ لوازن:

1924ء میں اتحادی افواج اور مصطفیٰ کمال پاشا کے درمیان معاہدہ لوازن کے نام سے ایک معاہدہ طے پایا۔ جس کی رو سے ترکی کا کنٹرول ترکوں (مصطفیٰ کمال پاشا) کے پاس رہے گا جبکہ مشرق وسطیٰ اور شامی افریقیہ کے علاقوں پر ترکیوں کا کنٹرول ختم ہو گیا۔ جاز مقدس کو عربوں کے حوالے کر دیا گیا۔

تحریک خلافت کا خاتمہ:

مارچ 1924ء میں مصطفیٰ کمال اتاترک نے خلیفہ کو ملک سے نکال کر ترکی کو ایک سیکولر جمہوریت قرار دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی بر صیر میں خلافت کی تحریک عملی طور پر ختم ہو گئی۔

چاک کر دی خلافت کی قبا، ترک مرد ناداں نے
سادگی انہوں کی دیکھا! غیروں کی عیاری بھی دیکھا!

تحریک خلافت کے نتائج و اثرات

تحریک خلافت میں ہندوستان کے مسلمان عدیم الشان قربانیاں دینے کے باوجود خلافت کا تحفظ نہ کر سکے لیکن اس جدوجہد نے بر صیر کی تاریخ پر گھرے اور دورہ اثرات مرتب کیے۔

-1 مسٹر گاندھی نے ہماری سے کام لیتے ہوئے مسلمان قائدین کو حکومت برلنی کے خلاف عدم تعاون کی تحریک چلانے پر بجور کیا مسلمانوں نے ہوش کی بجائے جوش سے کام لے کر اس تحریک میں بڑھ کر حصہ لیا۔ سرکاری ملازمتوں سے استعفی دے دیا۔ ان استعفuoں سے خالی ہونے والی آسامیوں پر ہندوؤں کو تعینات کیا جانے لگا۔ سرکاری سکولوں اور کالجوں کا ہائیکاٹ کیا گیا جس سے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی رک گئی۔ مزید برآں تحریک بھرت کے دوران ہزاروں مسلمان گمراہے جاؤ براہد ہو گئے۔ ان کے گمراہبک گئے۔ ان کی زمینیں اور جائیدادیں ہندوؤں کے ہاتھوں میں چل گئیں۔ اس طرح مسلمان ایک بار عظیم مالی اور سیاسی دشواریوں سے دو چار ہو گئے۔

-2 تحریک خلافت نے مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس تحریک میں مسلم عوام کے ہر طبقے نے حصہ لیا۔ انہوں نے سیاسی احتجاج کے طریقے سکھے اور ان کا عملی مظاہرہ کیا۔ مسلمان لیڈروں نے یورپ کے مختلف شہروں کے دورے کیے اور بڑی جرأت و بے باکی سے برطانوی زمام کے سامنے خلافت اور مقامات مقدسہ کے پارے میں مسلمانوں کا نقطہ نظر پیش کیا۔ اس سے مسلمانوں میں سیاسی شعور کی ثقیل پیدا ہوئی اور وہ میدان سیاست میں اپنے حریف ہندوؤں سے بھی آگے لکھ گئے۔

-3 تحریک خلافت سے قبل گاندھی کی شخصیت اتنی معروف اور اہم نہیں تھی۔ وہ ایک معمولی وکیل تھے۔ مسلمانوں نے اسے شہرت دے کر عوای شخصیت بنا دیا۔ گاندھی نے سودیشی تحریک چلا کر عوام میں بڑی مقبولیت حاصل کی اور اب وہ کافی بھرپور کا صاف اول کالیڈر بن گیا۔ اس نے ہندوستان کی آئندہ سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ہندوؤں نے مہاتما کی حیثیت سے اس کی پرشیش شروع کر دی۔ کافی بھرپور کا کوئی لیڈر اب سیاسی میدان میں ان کی ہمسری نہیں کر سکتا تھا۔

-4 تحریک خلافت کے دوران ہندو مسلم اتحاد اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکا تھا لیکن گاندھی نے جس طرح مسلمانوں سے مشورہ کیے بغیر عدم تعاون کی تحریک کو ختم کرنے کا اعلان کیا اس سے مسلمانوں کو دلی صدمہ ہوا۔ پنڈت نہرو اور لالہ راجہ پر رائے نے جیل سے مسٹر گاندھی کے نام ایک پیغام بیجا:

”آپ نے ایک گاؤں کے چند آدمیوں کے قصور پر پورے ملک کو سزا دی۔“

-5 تحریک خلافت علامہ کو میدان سیاست میں لانے کا باعث نبی۔ اس سے قبل وہ صرف مساجد کے اندر ہی مذہبی سرگرمیوں میں معروف رہتے تھے لیکن تحریک کے دوران انہوں نے اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کی اور مسلمان ہند کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے مسلمان قائدین کی جانب دوستی اور تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔ مسلم طلباء نے بھی سرکاری سکولوں اور کالجوں کو خیر باد کہہ کر عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا انہوں نے ”انہی مدد آپ“ کے اصول کو انہا کر جامعہ طیہہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔

-6 بر صیر کے مسلمانوں نے خلافت اور مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے بے نظیر قربانیاں دیں۔ ان کے جوش و چذب سے خائف ہو کر

برطانیہ علی الاعلان ترکوں کے خلاف یونانیوں کی کوئی مدد نہ کر سکا جس کے باعث مصطفیٰ کمال اتنا ترک نے یونانیوں کو ترکی کی سر زمین سے نکال بآہر کیا۔

-7 ہندوستان کے مسلمانوں نے ترکی کی خلافت کے لیے جس محبت اور ایثار و قربانی کا مظاہرہ کیا، اس سے عالمی برادری میں بر صیر کے مسلمانوں کا وقار بلند ہوا۔ ان کی بے مثال قربانیوں نے اخداد عالم اسلام کے لیے راہ ہموار کی۔

-8 تحریک خلافت نے بر صیر کے مسلمانوں کو پر جوش اور موثر قیادت عطا کی۔ تعلیم یافتہ نوجوان اب سیاسی میدان میں زیادہ سرگرم عمل دھکائی دینے لگے۔ اس عہد کے سیاسی راہنماؤں میں مولا نا محمد علی جوہر، مولا نا شوکت علی، سید سلیمان ندوی، مولا نا حضرت مولانا، ظفر علی خاں اور احمد سعید دہلوی کے نام شامل ذکر ہیں۔

-9 کا گریس اور مسلم علماء کی مشہور جماعت "جیعت علماء ہند" کے درمیان تحریک خلافت کے دوران اتحاد کی فضاقائم ہوئی جو قیام پاکستان تک برقرار رہی۔ علماء اپنی سادگی کے باعث ہندوؤں کی مکارانہ سیاست کو نہ سمجھ سکے اور اکثریتی جماعت کا گریس کی مسلسل حمایت کرتے رہے۔ آخر چند علماء نے جمیعت علماء اسلام کے نام سے ایک فتنی جماعت تھکلیل کی جس نے تحریک پاکستان میں بھرپور خصہ لیا۔

-10 تحریک خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی شدھی، سکھن اور دیگر انہا پسند ہندو جماعتوں نے بر صیر میں مسلمانوں کے خاتمے کے لیے متعدد تحریکوں کا آغاز کیا۔ جن سے دونوں قوموں کے درمیان اختلافات بڑھتے چلے گئے اور جلد ہی پورا ہندوستان ہندو مسلم فسادات کی پیٹ میں آگیا۔ مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان روزمرہ کا معقول بن گیا۔

-11 تحریک خلافت سے قبل بر صیر کے مسلمانوں کا اندازہ فکر زیادہ تر میں الاقوامی تھا۔ وہ غیر مالک کے مسلمانوں کے مسائل کے بارے میں بہت فکر مندرجہ تھے۔ تحریک کے بعد بھی اگرچہ ان کے دلوں میں دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے ہمدردانہ جذبات موجود رہے لیکن اب انہوں نے ہندوستان کے اندر وطنی حالات بالخصوص مسلمانوں کے مسائل کی طرف توجہ دیا اس کا شروع کر دی۔

-12 تحریک خلافت اگرچہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس نے بر صیر میں بر طالوی راج کو مجزول کر دیا۔ اس تحریک میں ہندوستان کے تمام باشندے بلا امتیاز مذہب اگریز سامراج کے خلاف ڈٹ گئے جس سے بر طالوی حکومت کے رعب و دبدبہ میں کمی آگئی۔ تحریک کے دوران خود انگریزوں نے محosoں کیا کہ ان کی حکومت کے دن اب گئے جا چکے ہیں۔

تحریک کی ناکامی کے اسباب

تحریک خلافت اپنے مقاصد حاصل نہ کر سکی۔ کوئہ اس نے مستقبل کی سیاست پر دور رس اثرات چھوڑے تاہم تاریخ میں اسے ایک ناکام تحریک سمجھا جاتا ہے۔ اس تحریک کی ناکامی کے اسباب درج ذیل تھے:

-1 گاندھی کا آمرانہ فیصلہ:

تحریک خلافت جب اپنے عروج پر تھی اور ملک میں سول نافرمانی کا آغاز ہونے والا تھا مسٹر گاندھی نے عیاری سے کام لے کر چورا چوری کے واقعہ کو بھانہ بنا کر تحریک کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ گاندھی کے اس آمرانہ اور یک طرفہ اعلان سے مسلمان دل برداشتہ ہو گئے اور تحریک میں پہلے جیسا جوش و خروش نہ رہا۔

-2 حکومت ترکیہ کا خلافت کو ختم کرنے کا اعلان:

مصطفیٰ کمال اتاترک نے بونانیوں کو لکھتے دے کر جدید ترکی کی آزادی ریاست کی بنیاد رکھی۔ خلافت کا مسئلہ اب حکومت برطانیہ کے دائرہ اختیار سے کل کرتے گئے اپنے ہاتھ میں آگیا۔ مارچ 1924ء میں گرینڈ بیشل اسٹبلی نے خلافت کو ختم کرنے کا اعلان کیا جس کی وجہ سے بریمنی میں تحریک خلافت خود بخوبی ختم ہو کر رکھی۔

-3 خلافت فنڈ کو خورد برداشت کرنے کا اثرام:

بریمنی کے مسلمانوں نے خلافت فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیا۔ بعض لوگوں نے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنی زمینیں فروخت کر کے رقم چندہ میں جمع کر دی۔ مورتوں نے اپنے قبیلی زیورات خلافت کمیٹی کی نذر کر دیے۔ کمیٹی نے جمع شدہ رقم کا حساب دینے سے گریز کیا تحریک کے بعض قائدین پر غبن اور خورد برداشت کے اڑامات لگائے گئے۔ اس سے خلافت کمیٹی کی شہرت کو ناقابل تلاشی نقصان پہنچا۔

-4 تحریک بھرت:

تحریک بھرت ایک جذباتی اور غیر انہمدادی تحریک تھی مسلمانوں نے اپنی قبیلی جاتیہ دیں، کاروبار ساز و سماں اور زیورات کو ٹھیوں کے مول فروخت کر دی۔ وہ اپنے گمراہ سے محروم ہو گئے، ہزاروں افراد بھرت کے دوران ہلاک ہو گئے، جوز نہ پچھے وہ شدید مالی مشکلات سے دوچار ہو گئے۔ ان حالات میں لوگوں نے تحریک کی سرگرمیوں میں حصہ لینا چھوڑ دیا۔

-5 مقاصد میں فرق:

تحریک خلافت کی بنیاد ہندو مسلم اتحاد پر رکھی گئی تھی مگر دونوں قوموں کے اغراض و مقاصد مختلف تھے۔ مسلمانوں کے سامنے ایک خالصہ مذہبی مسئلہ تھا۔ وہ خلافت اور مقامات مترکہ کی خلافت کے لیے بے میں تھے جبکہ ہندوؤں کو خلافت کے مسئلے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ گاندھی نے تحریک خلافت میں اس لئے مسلمانوں کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے جوشِ عمل سے بزدل ہندوؤں کی تربیت کا اہتمام کر سکیں۔

-6 مسلم زعماء کی گرفتاری:

تحریک خلافت کے دو زان صاف اول کے مسلمان قائدین جیلوں میں بند کر دیے گئے۔ گرفتار ہونے والے لیڈروں میں علی برادران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ تحریک خلافت کے روح رواں تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں مسٹر گاندھی تحریک کے ذکریں بن گئے انہوں نے مسلمانوں سے مشورہ کیے بغیر تحریک عدم تعاون کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ گاندھی کے اس عاجلانہ فیصلے سے تحریک خلافت کو ناقابل تلاشی نقصان پہنچا۔

-7 عارضی اتحاد:

تحریک خلافت کی بنیاد ہندو مسلم اتحاد پر رکھی گئی تھی۔ یہ اتحاد کسی سوچے سمجھے منسوبے کے تحت عمل میں نہیں آیا تھا بلکہ دونوں قوموں کے حکومت برطانیہ کے خلاف نظرت کے مغلی جذبات کا نتیجہ تھا لیکن جلد ہی انتہا پسند ہندو تحریکوں شدھی اور سمجھن نے دونوں قوموں کے درمیان مابین، شفافی اور معاشرتی اختلافات کو ہوادے کر اس اتحاد کو پارہ کر دیا۔ جس سے تحریک خلافت کو شدید دچکا لگا۔